تقدیسِ شعر

یہ کلام بہ اعتبارِ معنویت حقائق پر مبنی ہے کا ایک ورق جو مقبولِ عام ہے۔

(روضۂ اقدس مدینہ منورہ میں مولوی احمد الحسینی صاحب اور رشید جمال اکثر یہ سلام پڑھتے ہیں)

○

بشیراً نذیراً سلامٌ علیکم — سراجاً منیرا سلامٌ علیکم
اندھیروں کو غفلت کے اک نور بخشا — ڈرایا منایا سلامٌ علیکم
ازل سے ہی اس در سے وابستگی ہے — غلاموں کے آقا سلامٌ علیکم
بصیرت عطا کی گئی ہے تم ہی سے — تجلّیٔ مولا سلامٌ علیکم
جسے تم نے چاہا اُسے حق نے چاہا — اُو رحمت سراپا سلامٌ علیکم
تمہارے تبسم کا پرتو یہ جنت — نگارِ مدینہ سلامٌ علیکم
گلستانِ عالم میں نکہت بھی تم سے — بہارِ مدینہ سلامٌ علیکم
نگاہوں کا نور اور روحوں کی راحت — دلوں کا دُلارا سلامٌ علیکم
وہ تم ہی تھے سو شان سے آگئے جو — نویدِ مسیحا سلامٌ علیکم
تمہارے ہی نقشِ قدم کی تجلی — یہ دنیا وہ عقبیٰ سلامٌ علیکم
اِن عارض پہ قربان ہوں چاند سورج — قرآں کا اُجالا سلامٌ علیکم
تمہاری ہی زلفوں کی چھاؤں گھٹائیں — وہ لب برق آسا سلامٌ علیکم
بس اب چوم لوں بڑھ کے دہلیز در کی — یہی ہے تمنا سلامٌ علیکم
حضوری میں سر سے چلا آئے صفوی — اگر ہو بلاوا سلامٌ علیکم

ناشر ادارۂ النور۔ بیت النور — چنچل گوڑہ حیدرآباد۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

143/ROP

۸۶ھ ——— ۹۲ھ

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۔ قرآن

اُس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے

مختصر سوانح عمری

بنام

تذکرۂ نعمان

امام الائمہ سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رح

مرتبہ

مولانا غوثوی شاہ

بموقعہ یاد امام اعظم ابوحنیفہ رض

۱۸ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ م ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء بروز سہ شنبہ

ناشر ادارۃ النور ۔ بیت النور ۔ چنچل گوڑہ حیدرآباد ۲۴

(مطبوعہ اعجاز پریس، چھتہ بازار)

۷۸۶ - ۹۲

○

اِنتساب

مَیں اپنی اس کوشش کو اُس مبارک ہستی سے نسبتِ انتساب دے رہا ہوں، جن کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "سراجِ اُمّتی" "میری اُمّت کا چراغ" (ایک روایت کے تحت) فرمایا ہے۔

ہاں اُس مبارک ہستی کا نامِ گرامی امامِ اعظم نعمان بن ثابت المعروف ابوحنیفہ رضؓ ہے۔

غوثوی ساجد بھی ہے اک مقتدی
بُوحنیفہؒ آپ ہیں اِس کے امام
گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف فقط

فقیر غوثوی شاہ

تاریخ ۱۸ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ
م ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء
بیت النور چنچل گوڑہ حیدرآباد انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الظاھر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وعلی العلماء العاملین خصوصاً علی امامنا امام الاعظم ابی حنیفہ النعمان اعلی اللہ مقامہ فی روضۃ الجنان ھو سراج الامۃ ومقدام المحققین

نعم ذکر

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
ہے بے شک ذکر نعمان مشک کے سا
ھو المسک ما کررتہ یتضوع
ہے مس کرنے سے جس کے بو ہو یدا

باسمہٖ سبحانہٗ

کتاب ہٰذا کی ترتیب اور بتویب میں حسبِ ذیل
کتب سے استفادہ کیا گیا

- حدائق الحنفیہ
- کشف المحجوب
- سیرۃ النعمان رض
- تاریخ الحدیث
- الفضائل

واسطے بہرِ تبرک کچھ فضائل
لکھتا ہوں میں بھی اِس جا یا دلائل

○ آپ کا حُلیہ مُبارک

حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو خدا نے حُسنِ سیرت کے ساتھ جمالِ صورت بھی دیا تھا۔

میانہ قد ______ خوش رُو اور موزوں اندام تھے، گفتگو نہایت شیریں اور آواز بلند اور صاف تھی مزاج میں تکلف تھا، اکثر خوش لباس رہتے تھے، ان کے شاگرد کا بیان ہے کہ "میں نے ایک دن حضرت امام کو نہایت قیمتی چادر اور قمیص پہنے دیکھا جس کی قیمت کم از کم چار سو درہم ہو گی"

______ (سیرۃ النعمانؒ)

حضرت امام کا سنِ ولادت

(کشفِ غزنوی)

۸۰ سنہ ہجری

قرآن مجید میں حق سبحانہ کا ارشاد ہے:-

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۲۰

یعنی آسمان و زمین میں کوئی ایسی چیز نہیں جو کھلی کتاب (یعنی قرآن) میں نہ ہو۔

پس فقیر (غزنوی)

آیت مذکورہ کی روشنی میں حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا سن ولادت قرآن مجید میں تلاش کیا جیسا کہ "اس سے پیشتر حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کا سن پیدائش عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا سے استخراج کیا تھا جس کا حاصل جمع ۵۶۰ سنہ ہجری تھا۔

الحمد للہ کہ اس بار بھی سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا سن ولادت "يَدُ اللّٰهِ" سے استخراج کیا گیا ہے جس کا حاصل جمع (۸۰) ہے جو دلالت کرتا ہے سن ہجری کی طرف ویسے بے شمار الفاظوں سے بھی اپنا مطلب

بہ حسابِ ابجد حاصل ک[redacted]سکتا ہے مگر بات وہ ہے ایسی ہو جو
ہمارے کام کی۔ لہٰذا۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کی آیتِ مبارک
سے صرف "یَدُ اللّٰہ" کا حاصل جمع لیا گیا ہے "یعنی" اللہ کا ہاتھ" چونکہ
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اِسی "یَدُ اللہ" کی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ
ترمذی شریف میں آیا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی
ضَلَالَۃٍ وَّیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ
فِی النَّارِ (ترمذی شریف)

یعنی بے شک اللہ نہیں جمع کریگا میری اُمّت کو یا اُمّتِ محمدیؐ کو
گمراہی پر کہ اُس جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو جماعت سے جُدا
ہوا وہ ڈالا جائے گا آگ میں۔

یہاں بھی یَدُ اللہ کی خصوصیت واضح ہو رہی ہے اور وہ بھی "جماعت" کے الفاظ
کے ساتھ جس سے ثابت ہو رہا کہ حضرت امامؒ جو کہ "اللہ کے ہاتھ" (یعنی قدرت) کا پرتو
ضرور ہیں کا تشریف لانا (۸۰) ہجری ہی میں ہے' اس کا مکمل اظہار ہمارے علم الاعداد
کی لکھی جانے والی کتاب "کشفُ الاعداد" میں کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ'
ایک اور جواز میں ۸۰ ہجری کی طرف یہ بھی ملتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "دین اگر ثریا
میں ہو تو عنقریب" فارس گا ایک شخص اس کو ضرور حاصل کریگا۔ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِس"
اَبْنَاءِ فارس سے ہوگا چونکہ حضرتِ امام فارسی الاصل تھے اور حضرت جلال الدین سیوطیؒ
نے اور کئی آئمہ اور بزرگانِ دین اُس حدیث کا مصداق حضرت امامؒ کی ذات کو مراد لیا ہے۔
پس فقیر (غوثوی) نے "فارس" کے "ف" سے استخراج کیا ہے ۸ کا عدد ہے ؎
"سمجھنے والے سمجھ گئے جو نا سمجھے وہ اناڑی ہے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظہورِ یدُ اللہ

سنہ ۸۰ ہجری

اسم گرامی نعمان بن ثابت، کنیت ابو حنیفہ، لقب امام اعظم معتبر روایات کے مطابق سنہ ۸۰ ہجری (۶۹۹ء) میں آپ کی ولادت ہوئی۔

مقام ولادت: عراق کا دارالحکومت کوفہ ہے مگر آپ فارسی الاصل تھے آپ کے دادا زوطی بہت بڑے تاجر تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے لئے اولاد کے حق میں دعا فرمائی تھی، اور اسی دعا کا ثمرہ "مُنعِم حقیقی" نے حضرت ثابت ابن زوطی کو نعمان کے روپ میں دیا۔

"وَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيفًا" کی آیت مبارکہ کے تحت آپ نے خود اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھ لی۔

رغبتِ علم

حضرت امام شعبی رح نے آپ کو سب سے پہلے تحصیلِ علم کی رغبت دلائی۔

حضرت حمّاد بن زید رض کی شاگردی

حضرت حمّاد بن زید رض کوفہ کے مشہور امام اور استادِ وقت تھے حضرت انس رض

سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے حدیث سنی تھی اس وقت کوفہ میں انھیں کا مدرسہ مرجع عام سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو سلسلہ چلا آتا تھا اس کا مدار انھیں پر رہ گیا تھا۔ جب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رض نے علم فقہ پڑھنا چاہا تو استادی کے لئے انھیں کو انتخاب کیا۔ چنانچہ آپ رض خود فرماتے ہیں۔

"میں دس برس تک حضرت حماد رض کے حلقہ درس میں حاضر ہوتا رہا
پھر خیال ہوا کہ اب خود درس و تعلیم کا سلسلہ قائم کروں لیکن استاد
کا ادب مانع ہوتا تھا میں نے عہد کیا کہ جب تک حضرت حماد زندہ ہیں
ان کی شاگردی کا تعلق کبھی نہ چھوڑوں گا"

جب حضرت حماد رض کا ۱۲۰ھ ہجری میں انتقال ہوا تو حضرت امام ان کے جانشین ہوئے اور اس مسند پر (۳۰) تیس سال تک درس و تدریس اور افتاء کا وہ لافانی کام انہوں نے انجام دیا جو آج مذہب حنفی کی بنیاد ہے اس مدت میں آپ نے ۸۳ ہزار قانونی مسائل مرتب کئے (المکی) ؎

دیا انکو خدا نے شان اعظم　　　ہے تا حشر ان سے دین احمد کا محکم

نجوم ہدایت ۔

یوں تو آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں مگر ان میں سات آٹھ سو کی وہ تعداد خاص ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پہونچ کر نجم ہدایت کا کام انجام دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا مسلک (مذہب) دنیائے اسلام کے تاریک گوشوں کو منور کرتا چلا گیا اور وہی عباسی عثمانی اور مغل سلطنتوں کا قانون رہا اور آج بھی مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک کروڑوں مسلمان مذہب حنفی کی پیروی کرتے ہیں ؎

گوشہ گوشہ دین کا روشن کیا　　　آپ ہیں مہر آپ ہیں ماہ تمام

حضرت امام باقرؑ اور امام اعظمؒ

حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ دوسری بار جب مدینہ گئے تو امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں استفادہ کے لئے گئے تاکہ اہلِ بیت سے بھی کچھ نہ کچھ علم نصیب ہو جائے جب حضرت امام باقر علیہ السلام کے پاس پہونچے اور ایک ساتھی نے آپ کا تعارف کرایا کہ یہی ابو حنیفہؒ ہیں حضرت امام باقر علیہ السلام نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "ہاں تم ہی قیاس کی بناء پر ہمارے دادا (حضورِ اکرام صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیثوں سے مخالفت کرتے ہوئے آپ نے نہایت ادب سے کہا "عیاذاً باللہ حدیث کی کون مخالفت کر سکتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں تو کچھ عرض کروں پھر گفتگو شروع ہوئی۔

حضرت امام باقر علیہ السلام سے ہم آپ نے عرض کیا کہ "مرد ضعیف ہے یا عورت؟

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا "عورت"

پھر حضرت ابو حنیفہؒ نے کہا "وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا؟

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ "مرد کا"

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ "اگر میں قیاس لگاتا تو کہتا کہ عورت کو زیادہ حصہ دینا چاہئے کیونکہ ضعیف کو ظاہر قیاس کی بناء پر زیادہ ملنا چاہیئے۔ پھر پوچھا کہ نماز افضل ہے یا روزہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "نماز"!

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے عرض کیا کہ اس اعتبار سے خالصۃً عورت پہ نماز کی قضاء واجب ہونی چاہئے نہ روزہ کی۔ حالانکہ میں روزہ ہی کی قضاء کا فتویٰ دیتا ہوں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام یہ سن کر اس قدر خوش ہوئے کہ اٹھ کر آپ کی پیشانی چوم لی۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوحنیفہ رضؓ حضرت امام باقر علیہ السلام کی صحبت میں ایک مدت تک محض استفادہ کی غرض سے رہے اور فقہ و حدیث کے متعلق بہت سی نادر باتیں حاصل کیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام اعظم رضؓ ابوحنیفہ رضؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی عمر کیا ہے تو آپ نے بتایا کہ "دو سال"۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے حضرت امام باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں کچھ مہینے گزارے اسی اعتبار کے پیش نظر پیر و مرشد صحوی شاہ صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ ؎

اسے عمر نوح حاصل ہو اگر تو کچھ نہیں ہے ۔۔۔۔ وہی زندگی غنیمت ہے جو تیرے ساتھ گزرے

تقدیس شعر

ادبِ اہلِ بیت اور حضرت ابوحنیفہ رضؓ

جب کبھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام باقر صادقؓ سے ملاقات کرتے تو ان کے سامنے دو زانو بیٹھتے اور ان کا بے حد ادب کرتے اور ایسا ہی طریقہ حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہا کیوں نہ ہو ؎

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

اور کسی بزرگ نے کہا کہ "اَلتَّصَوُّفُ کُلُّ اَدَب۔ تصوف ادب ہی کا نام ہے۔

تجارت اور دیانت

امام صاحب کی تجارت نہایت وسیع تھی لاکھوں کا لین دین تھا اکثر شہروں میں گماشتے مقرر تھے بڑے بڑے سوداگروں سے معاملہ رہتا تھا ایسے بڑے کارخانہ کے ساتھ دیانت اور احتیاط کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ ناجائز طور پر ایک حبہ بھی

ان کے خزانے میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس ا[illegible] میں کبھی کبھی نقصان اٹھانا پڑتا تھا مگر آپ کو کچھ پروا نہیں تھی۔ ایک دفعہ حفص بن عبدالرحمٰن کے پاس خز (مشہور اور قیمتی کپڑا) کے تھان بھیجے اور کہلا بھیجا کہ فلاں فلاں تھان میں عیب ہے خریدار کو جتا دینا۔ حفص کو اس ہدایت کا خیال نہ رہا۔ اور وہ بنا عیب ظاہر کئے تھان بیچ ڈالے جب امام صاحب کو معلوم ہوا تو نہایت افسوس کیا اور تھانوں کی قیمت جو تیس ہزار درہم تھی سب خیرات کر دی۔

"دیانت اس کو کہتے ہیں تجارت ایسے ہوتی ہے"

سخاوت در تجارت

ایک دن ایک عورت خز (کپڑے) کا تھان فروخت کرنے کے لئے آپ کے ہاں آئی آپ نے دام پوچھے اس نے سو روپیہ بتائے۔ آپ نے فرمایا کہ "کم ہیں" اس عورت نے کہا۔ "دو سو روپے" تب آپ نے فرمایا کہ یہ تھان پانچ سو سے کم قیمت کا نہیں۔ اس نے متعجب ہو کر کہا آپ شاید ہنسی کرتے ہیں۔ امام صاحب نے پانچ سو روپے اپنے پاس سے دیئے اور تھان رکھ لیا۔

ذہانت اور مصلحت

ایک دن بہت سے لوگ جمع ہو گئے کہ قراۃ خلف الامام کے مسئلہ میں امام صاحب سے گفتگو کریں۔ امام صاحب نے کہا اتنے آدمیوں میں تنہا کیونکر بحث کر سکتا ہوں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس مجمع میں سے کسی کو انتخاب کر لیں جو سب کی طرف سے اس خدمت کا کفیل ہو اور اس کی تقریر پورے مجمع کی تقریر سمجھی جائے لوگوں نے منظور کیا امام صاحب نے کہا اپنے یہ تسلیم کیا تو بحث کا خاتمہ بھی ہو گیا آپ نے جس طرح ایک شخص کو سب کی طرف سے بحث کا مختار کر دیا اسی طرح امام نماز

بھی تمام مقتدیوں کی طرف سے قراءت کا کفیل ہے۔ (سیرۃ النعمان)

یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ امام نے ایک شرعی مسئلہ کو صرف عقلی طور پر طے کر دیا بلکہ حقیقت میں یہ اس حدیث کی تشریح ہے جس کو امام صاحب نے بسند صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے کہ "من صلی خلف الامام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ" یعنی جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت بھی اس کی قراءت ہے۔

حاکم وقت کی اطاعت

محمد بن عبدالرحمن جو زیادہ تر ابن ابی لیلیٰ رح کے لقب سے مشہور ہیں فقیہ اور صاحب الرائے تھے (۳۳) برس کوفہ میں منصب قضاۃ پر مامور رہے۔ امام ابوحنیفہ رح اور ان میں شکر رنجی ہوئی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ فیصلوں میں وہ غلطی کرتے تھے تو امام ابوحنیفہ رح اس کی اصلاح کرنی چاہتے تھے یہ ان کو ناگوار معلوم ہوتا تھا لیکن امام صاحب اظہار حق پر مجبور تھے یہی وجہ ہوئی کہ ایک دن حضرت امام نے ان کی ایک غلطی کی اصلاح کی جس کی وجہ سے قاضی ابن ابی لیلیٰ رح نہایت برہم ہوئے اور گورنر کوفہ سے جاکر شکایت کی کہ "ابوحنیفہ رح نے مجھ کو تنگ کر رکھا ہے۔ گورنر نے حکم بھیجدیا کہ ابوحنیفہ رح فتویٰ نہ دینے پائیں۔ امام اگرچہ حق کے خلاف کسی حاکم و امیر کی پروا نہیں کرتے تھے تاہم چونکہ فتویٰ دینا فرض کفایہ تھا اور کوفہ میں اور بہت سے علماء موجود تھے اس لئے حاکم وقت کی اطاعت کو مقدم رکھا اور بغیر کسی عذر کے حکم کی تعمیل کی۔ ایک دن گھر میں بیٹھے تھے ان کی لڑکی نے مسئلہ پوچھا کہ میں آج روزے سے ہوں دانتوں سے

خون نکلا اور تھوک کے ساتھ گلے سے اُتر گیا روزہ جاتا رہا یا باقی ہے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ جانِ پدر (بابا کی جان) اپنے بھائی حماد سے پوچھو میں فتویٰ دینے سے منع کر دیا گیا ہوں"

مورخ ابن خلکان نے اس روایت کو نقل کر کے لکھا ہے کہ

" اطاعتِ حکم اور امانت کی اس سے بڑھ کیا مثال ہو سکتی ہے چند روز کے بعد گورنر کوفہ کو اتفاق سے فقہی مسائل میں مشکلات پیش آئیں اور امام ابو حنیفہ رحؒ کی طرف رجوع کرنا پڑا جس کی وجہ سے امام صاحب کو پھر فتویٰ دینے کی عام اجازت حاصل ہو گئی۔ (سیرۃ النعمانؒ)

حضرت امام اعظمؒ کے اشعار

وَمِنَ الْمَرْءِ وَلَا تَلْقَنِي
مَا عَاشَ دَارٌ فَاخِرَۃ
فَاشْكُرْ إِذَا أُوتِيتَهَا
وَاعْمَلْ لِدَارِ الْآخِرَۃ

یعنی انسان جب تک زندہ ہے عزت و آبرو کیلئے اُسکو اچھا مکان چاہیئے۔ ایسا مکان نصیب ہو تو بس ہم کو شکر کرنا چاہیئے اور عاقبت کے مکان کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

ظرافت

حضرت ابو حنیفہ رحؒ اگرچہ نہایت ثقہ متین یادقار تھے تاہم ذہانت کی شوخیاں

کبھی کبھی ظرافت کا رنگ دکھاتی تھیں۔ ایک دن اصلاح بنوا رہے تھے حجام سے کہا سفید بالوں کو چن لینا۔ اس نے عرض کی جو بال چننے چلاتے ہیں، اور زیادہ نکلتے ہیں۔

امام صاحب نے کہا "یہ قاعدہ ہے تو سیاہ بالوں کو چن لو کہ اور زیادہ نکلیں!"
قاضی شریک نے یہ حکایت سنی تو کہا کہ ابو حنیفہؒ نے حجام کے ساتھ بھی قیاس کو نہ چھوڑ دیا۔

حضرت امامؒ کا اندازہ جو ہمیشہ صحیح ہوتا۔

"امام صاحب کے محلے میں ایک تاجر متعصب شیعہ تھا اس کے پاس دو خچر تھے تعصب سے ایک خچر کا نام ابو بکرؓ اور دوسرے کا عمرؓ نام رکھا تھا۔ اتفاق سے ایک خچر نے لات ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور اسی صدمہ سے مر گیا محلہ میں اس کا چرچہ ہوا۔ امام صاحب نے سنا تو کہا دیکھنا! اُسی خچر نے مارا ہوگا جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے دریافت کیا تو واقعی ایسا ہی تھا۔" (سیرۃ النعمانؒ)

ایک دلچسپ بات

ایک دن ایک شخص حضرت ابو حنیفہؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ "میں نے کچھ روپے ایک جگہ احتیاط سے رکھ دیئے تھے اب یاد نہیں آتا کہ کہاں رکھے تھے مجھ کو سخت ضرورت درپیش ہے کوئی تدبیر بتایئے۔
امام صاحب نے فرمایا بھائی یہ مسئلہ تو فقہ میں مذکور نہیں مجھ سے کیا پوچھتے

آئے ہو۔ اس نے پھر درخواست کی کہ کوئی نہ کوئی تدبیر بتا دیجئے گا تب آپ نے فرمایا کہ آج ساری رات نماز پڑھتے رہو۔

اس نے جا کر نماز پڑھنی شروع کی اتفاق یہ کہ تھوڑی ہی دیر بعد اس کو یاد آ گیا کہ "روپے فلاں جگہ رکھے تھے۔ وہ خوشی میں اسی وقت امام صاحب کے پاس دوڑا آیا اور عرض کی کہ آپ کی تدبیر کام آئی اور مجھے روپیوں کا مقام معلوم ہو گیا آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ ہاں شیطان کب گوارا کرتا کہ تم رات بھر نماز پڑھتے رہو اس لئے اس نے جلد یاد دلایا تاہم تم کو مناسب تھا کہ اس کے شکریہ میں شب بیداری کرتے اور نماز پڑھتے۔

حضور اکرمؐ اور (امام) کا خواب

ایک رات آپؓ نے خواب میں دیکھا کہ آپ حضور اکرم صلعم کی بکھری ہوئی مبارک ہڈیاں لحد مبارک سے جمع کر کے بعض کو بعض سے جدا کر کے اس کو صحیح مقام پر اپنے ہاتھوں سے انتخاب فرما رہے ہیں اکٹھا کر رہے ہیں آپ اس دہشت سے جاگ پڑے اور اس خواب کی تعبیر حضرت ابن سیرینؒ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ سے تھے پوچھی۔ انہوں نے اس خواب کی تعبیر یوں بیان کی کہ

"آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور ان کی سنت کے حفظ مراتب میں اس درجہ کو پہونچو گے کہ ان میں صحیح طور پر تصرف کر سکو اور حدیث صحیح کو حدیث غلط (سقیم) سے جدا کر سکو۔

حضور اکرمؐ [illegible] کو حکم (برائے اشاعت فقہ و توحید)

ایک بار آپ نے [illegible] خواب دیکھا کہ حضورِ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرما رہے ہیں کہ

"اے ابا حنیفہؓ تجھ کو اس لئے زندہ کیا ہے کہ میری سنّت کو ظاہر کرے بس تجھے گوشہ نشینی کا قصد نہ کرنا چاہیئے۔"

آپ کی بابت حضورِ اکرم صلعم کی پیشنگوئی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ (قدرت) میں میری جان ہے اگر دین ثریا (سات ستاروں کا مجموعہ) کے پاس معلق ہو تو اس کو فارس کا ایک شخص ضرور حاصل کریگا۔" (بخاری و مسلم)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ شیخ عرب و عجم نے حضرت امام الائمہ سیدنا ابوحنیفہؓ کی طرف اشارہ کیا ہے (رواہ علامہ شامیؒ) وہ اس لئے کہ اہلِ فارس سے کوئی بھی امام اعظم ابوحنیفہؓ کے درجۂ علم کو نہ پہونچ سکا جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

تصانیف

• الفقہ الاکبر العالم والمتعلم • مسند • کتاب الاوسط
• کتاب الوصیۃ • کتاب المقصود

محبتِ رسول ﷺ (نعتیہ اشعار) ۱۸

یا اکرمَ الثقلین یا کنزَ الوریٰ
جُدْ لی بجودک وارضنی برضاک
انا طامعٌ بالجودِ منک ولم یکن
لابی حنیفۃ فی الانام سواک

(ماخوذ بدعتِ حسنہ) مصنفہ مولانا صحوی شاہ

★ عقائد اور حضرت امام اعظم رضؓ
★ آپ صحابۂ اکرامؓ کے تعلق سے فرماتے ہیں
★ ہم صحابہ کرام رضؓ کے بارے میں سوائے بھلائی کے اور کسی طرح نہیں (ملا علی قاریؒ)
★ ایمان کے متعلق آپ نے فرمایا۔ "ایمان" زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے"

★ عمل ایمان سے الگ ایک چیز ہے اور ایمان عمل سے الگ اس کی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات مومن سے عمل صالح ہوجاتا ہے مگر ایمان اس سے الگ نہیں ہوتا۔ مثلاً فقیر پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس پر ایمان واجب نہیں۔
★ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگار سب مومن ہیں، کافر نہیں (شرح وصیۃ الامام ابی حنیفہ رضؓ)
★ الایمان لا یزید ولا ینقص رضؓ یعنی ایمان کم و بیش نہیں ہوتا یعنی اس کا تہائی یا چوتھائی نہیں ہوتا۔
★ لا نکفر احداً من اھل القبلہ (ابن ابی السیرؒ)

اہلِ قبلہ (یعنی کلمہ گو مسلمانوں کو) ہم کافر نہیں سمجھتے۔

* اہلِ ایمان کے پیچھے نماز جائز ہے چاہے وہ نیک ہوں یا بد
* ان عقائد سے ہٹ کر آپ اس بات کے بھی قائل تھے، بدعتِ حسنہ

میلادِ مبارک منانا۔ یا محمد کہنا، بزرگوں کی یاد منانا (جیسے عرس وغیرہ) فاتحہ، درود وسلام، آثارِ مبارک کی تعظیم کرنا، زیارتِ قبور کرنا، مسجدوں کو سجانا، چراغاں لگانا اور یہ کہ آپ اس بات کو کامل یقین رکھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب تھا، اور حق سبحانہ اور استعانت یا اولیاء یہ سب آپ کے اہم عقائد سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ آج بھی اہلِ سنت والجماعت کی ان ہی عقائد پر بنیاد ہے اور سنیت کی یہی واضح پہچان ہے

ادبِ حدیث

آپ فرماتے ہیں "ضعیف حدیث میرے نزدیک زیادہ پسند ہے لوگوں کی رائے سے (عقود الجواہر المنیفہ)

آپ کا اہم کارنامہ

آپ نے تیرا لاکھ مسائل مدون کئے ــــ آپ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا تھا۔

اس لئے حضرت امام شافعیؒ نے کہا کہ

"لوگ فقہ میں حضرت ابوحنیفہؒ کی عیال ہیں"

فتویٰ اور تقویٰ

ایک روز آپ بازار سے جا رہے تھے کہ تھوڑی سی مٹی اڑ کر آپ کے

لباس پر آپڑی آپ اُسی وقت دجلہ (دریائی کے ... دے) گئے اور اُس منی کو خوب مل مل کر دھویا لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ تو اس کے بیا پر نجاست کو جائے پیر جائز بتاتے ہیں اور خود اِس قدر کم منی کو رگڑ رگڑ کر دھوتے ہیں آپنے فرمایا تم سچ کہتے ہو "وہ فتویٰ ہے یہ تقویٰ ہے۔

ایک لڑکے سے نصیحت "سنبھلو تو سنبھالیں گے"!

ایک روز آپ کہیں جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کیچڑ میں چل رہا ہے آپنے فرمایا کہ

"اے لڑکے سنبھل کر چلو ایسا نہ ہو کہ تمہارا پاؤں پھسلے اور گر پڑو! لڑکے نے کہا کہ اے امام صاحب میں اکیلا ہوں اگر پھسلوں گا بھی تو پھر سنبھل جاؤں گا کوئی بات نہیں مگر آپ کو اِس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آپکا پاؤں نہ پھسلنے پائے کیونکہ اگر آپ کے پاؤں پھسلے تو سارے مسلمانوں کو کہ آپ کے پیچھے چلے آرہے ہیں لغزش پہونچے اور اس وقت سب کا سنبھلنا دشوار ہو گا۔

حضرت امام اعظم رض کو اُس لڑکے کی بات پسند آئی چنانچہ آپ اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں کہ

دیکھو خبردار اگر تم کو کسی مسئلے میں شک و شبہہ پڑے اور کوئی روشن دلیل اس کے بارے میں نہ پاؤ تو ہرگز ہرگز اِس میں میری پیروی نہ کرنا ۔

ہم ہیں ناچیز اور وہ عالی مقام
کرسکیں کیا مدح ان کی خیر الانام

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا عہدہ قضا سے انکار فرمانا

خلیفہ منصور نے آپ کے لئے قضاۃ کا عہدہ تجویز کیا آپ نے صاف انکار کیا اور کہا کہ "میں اس کی قابلیت نہیں رکھتا" منصور نے غصہ میں آکر کہا "تم جھوٹے ہو" امام صاحب نے کہا اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ دعوی ضرور سچا ہے کہ میں عہدہ قضاۃ کے قابل نہیں کیونکہ جھوٹا شخص قاضی نہیں مقرر ہو سکتا در اصل :-

آپ کا منشا یہ تھا کہ

"میں عربی النسل نہیں ہوں اس لئے اہل عرب کو میری حکومت (عہدۂ قضاۃ) ناگوار ہوگی۔ درباریوں کی تعظیم کرنی پڑے گی اور یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا۔"

پھر بھی خلیفہ منصور نے آپ کو قسم دی اور آپ نے بھی قسم کھالی کہ میں ہرگز قبول نہ کروں گا۔ یہی وجہ تھی کہ منصور نے آپ کو ۱۴۶ھ ہجری میں قید کیا۔ امام صاحب کی شہرت دور دور تک پہونچ چکی تھی قید کی حالت نے آپ کی شہرت اور ہمدردی میں اور اضافہ کر دیا۔ قید خانہ میں بھی آپ کا سلسلۂ تعلیم درس فقہ برابر جاری رہا مشہور امام حضرت امام محمدؒ نے قید خانہ ہی میں آپ سے تعلیم پائی فقہ حنفی کے آپؒ دست بازو ہیں۔ غرض قید خانہ میں حضرت ابوحنیفہؒ سنت یوسف علیہ السلام ادا کر رہے تھے۔

جو حسد کسی کو تجھ پہ ہو تو ہے یہ تیری خوبی
کہ جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیوں حسود ہوتا

منصور کو آپ سے خطرہ محسوس ہوا اس لئے اس نے خفیہ طور سے بے خبری میں آپ رضؓ کو زہر دلوا دیا۔ جب حضرت ابو حنیفہ رضؓ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو آپ نے سجدہ کیا اور اسی حالت میں آپ واصل بہ حق ہوئے۔ تاریخ وفات رجب سنہ ۱۵۰ ہجری ہے۔ جب آپ کے انتقال کی خبر شہر میں پھیلی تو سارا بغداد امڈ آیا۔ حسن بن عمارہؒ نے جو قاضی شہر تھے غسل دیا۔ نہلاتے تھے اور روتے ہوئے کہتے جاتے تھے کہ "واللہ تم سب سے بڑے فقیہ بڑے عابد بڑے زاہد تھے تم میں تمام خوبیاں تھیں تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کر دیا کہ وہ تمہارے مرتبہ کو پہنچ سکیں"۔ لوگوں کی وہ کثرت ہوئی کہ پہلی نماز جنازہ میں کم و بیش پچاس ہزار کا مجمع تھا اس پر بھی آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا یہاں تک چھ بار نماز پڑھی گئی۔ یہی نہیں بلکہ جب آپ کو آپ کی وصیت کی بناء پر "خیزران" کے مقبرہ میں جو کہ گچی اور چونے کا تھا آسودۂ خاک کیا گیا تو بیس دن تک لوگ جنازے کی نماز پڑھتے رہے۔ جب حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بغداد آئے تو حضرت امام کی مزار اقدس پر حاضری دیئے اور روکر کہا "ابو حنیفہ" خدا تم پر رحم کرے ابراہیم مرے تو اپنا جانشین چھوڑ گئے حمادؒ نے انتقال کیا تو تم ان کے جانشین تھے افسوس تم نے ساری دنیا میں کسی کو اپنا جانشین نہ چھوڑا۔ (عقود الجمان رضؓ)

آپ کی اولاد

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تھیں۔ صاحبزادہ کا نام حضرت حمادؒ تھا۔ حضرت حمادؒ بھی اپنے والد محترم کے نقش قدم پر گامزن تھے اور بے شمار لوگوں کو اپنے علم سے فائدہ پہنچایا۔ ذیقعدہ سنہ ۱۷۶ھ

قال کر گئے ۔ [illegible]رت حماد بن ابی حنیفہ رض کے چار صاحبزادے تھے
ی علم و ادب میں ماہر تھے ۔ چنانچہ حضرت اسماعیل رح بن حماد رح کی شہرت
نے آپ کو خلیفہ مامون رشید کے ہاں عہدہ قضاوت پر مامور کیا ۔
نہوں نے دیانت داری اور انصاف سے انجام دیا ۔ جب بصرہ سے
تو سارا شہر آپ کے ساتھ ہو گیا اور سب لوگ آپ کے حق میں جان و
سلامتی کے لئے دعائیں کرتے تھے ۔ (سیرۃ النعمان)

شاگردِ خاص حضرت امام ابو یوسف رح

رّیں (اقتباس) فرمودات امام رح

بادشاہ کے پاس بہت کم آمد و رفت رکھنا ۔ جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو
میں نہ جانا ، تاکہ اپنا اعزاز و وقار قائم رہے ۔ اگر کوئی شخص شریعت
میں بدعتِ سیئہ کا موجد ہو تو علانیہ اس کی غلطی کا اظہار کرو تاکہ اور لوگوں
کی تقلید کی جرأت نہ ہو اس بات کی کچھ پروا نہ کرنا کہ وہ شخص جاہ و حکومت
ہے کیونکہ اظہارِ حق میں خدا تمہارا مددگار ہو گا اور وہ اپنے دین کا محافظ
ہے ۔

★ بادشاہ سے اگر کوئی نامناسب حرکت صادر ہو تو صاف کہہ دینا ۔
کرو لیکن اس وقت جب یہ یقین ہو کہ اہل و عیال کی تمام ذمہ داریاں
سکو گے ۔

★ عام آدمیوں سے خصوصاً دولت مندوں سے کم میل جول رکھنا اور نہ ان کو

گمان ہو کہ تم اُن سے (خدانخواستہ) کچھ توقع رکھتے ہو اس خیال سے وہ رشوت دینے آمادہ ہوں گے۔

* کوئی شخص مسئلہ پوچھے تو صرف سوال کا جواب دو اپنی طرف سے کچھ نہ بڑھاؤ۔

* شاگردوں کے ساتھ ایسے خلوص کے ساتھ اور محبت سے پیش آؤ کہ کوئی دیکھے تو سمجھے تمہاری اولاد ہیں۔

* عام اور معمولی لوگ مناظرہ کرنا چاہیں تو احتراز کرو۔

* کسی شہر میں جانا ہو تو وہاں کے علماء و فضلاء سے اسی طرح ملو کہ ان کو رقابت کا خیال نہ ہو۔

* علمی مذاکرہ آئے تو جو بات کہو سوچ سمجھ کر کہو اور وہی کہو جس کا کافی ثبوت دے سکتے ہو۔

* مناظرہ کے وقت جراءت و استقلال سے کام لو ورنہ دل میں ذرا بھی خوف ہوگا تو خیالات مجتمع نہ رہ سکیں گے اور زبان میں لغزش ہوگی۔

* جو لوگ آدابِ مناظرہ سے واقف نہیں یا مکابرہ بحث یا (تکرار) کرنا چاہتے ہیں، اُن سے ہرگز گفتگو نہ کرنا۔

* راستہ چلو تو دائیں بائیں نہ دیکھو۔

* کوئی شخص جب تک کہ سامنے سے نہ پکارے کبھی جواب نہ دو کیونکہ پیچھے سے پکارنا جانوروں کے لئے مخصوص ہے۔

* گفتگو میں سختی نہ کرو اور آواز بلند (گلے پھاڑ کر) نہ ہونے پائے خانگی

بیار دیانت دار [illegible] کے حوالے کر دو تاکہ اپنے مشاغل کے لئے کافی وقت
بعت ہاتھ آئے ۔ شاگردوں میں کسی کو فقہ کے درس کی اجازت دو تو خود بھی اس کے درس گاہ میں
بیٹھ ہو کر اس لئے کہ رائے قائم کرسکو تاکہ غلطی کی جائے تو ______
آگاہ کر دو ورنہ تم چپ رہنے سے لوگوں کو گمان ہوگا کہ اس نے جو کہا ہے
ہے۔

حدیث طیبہ اور حضرت امام رض

قال ابوحنیفہ قال سمعت انس بن مالک رض
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب
العلم فریضۃ علٰی کُلّ مُسْلِمْ۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ گیارہ برس کے تھے کہ ان کے والد حضرت
ثابت نے آپ کو کعبتہ اللہ کے پاس لے گئے جہاں حضرت انس بن مالک رض
حدیث شریف بیان کر رہے تھے آپ کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ آپ حدیث شریف
سماعت کرے۔

چنانچہ آپ اسی حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت انس بن
مالک رض سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔
علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے

اخبرنا ابوحنیفہ قال سمعت انس بن مالک
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ یحب اغاثۃ اللھفان

حضرت ابوحنیفہ رضؓ نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضؓ بن مالک سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ "کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :-

"اللہ تعالیٰ اُس شخص سے محبت کرے گا جو کسی (پریشان حال) غمگین کی مدد کرے گا۔"

اخبرنا ابوحنیفہ قال سمعت انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو وثق لعبد باللہ تعالیٰ ثقتہ الطیر اورقہ کما یرزق الطیر تغد واخماسا وتروح لبطانا۔

حضرت ابوحنیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالکؓ سے کہ آپ نے کہا "کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "جو بندہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے جیسا کہ پرندے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو ایسا رزق دیگا جیسے اُن پرندوں کو دیتا ہے جو صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔

عن ابی حنیفۃ قال سمعت عبد اللہ بن اوفیٰ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول من بنیٰ اللہ مسجدا ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ بیتا فی الجنۃ

اور یہاں سے حضرت امام کی وہ احادیث جمع کی ہوئی ہیں جبکہ آپ نوجوان ہوگئے تھے چنانچہ آپ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے روایت

کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی اللہ کے لئے مسجد بنائے گا۔ بیا کے گھونسلے کی مانند تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

قال ابوحنیفة سمعت عن ابن انس و یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبك الشیٔ یعمی ویصم

حضرت ابو حنیفہ نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے فرزند سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

"کسی چیز کی محبت ہم کو اندھا اور گونگا بنا دیتی ہے" ؎

محبت شے کی جب ہوتی ہے پیدا بناتی ہے اُسے اندھا و گونگا

قال ابوحنیفة سمعت عن عائشہ بنت عجرة تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جُند اللہ فی الارض الجراد لا اکلہ ولا احرمہ

فرمایا ابو حنیفہ رضی نے کہ میں نے سنا حضرت عائشہ بنت عجرت سے کہا اور وہ فرماتی تھیں۔ انہوں نے نقل کیا ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر لشکر اللہ کا زمین پر ہے ٹیڈی اس کو نہ کھاؤں گا اور نہ حرام قرار دوں گا۔

عن ابی حنیفة قال سمعت واثلة بن الا سقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُولُ دع ما يُرِيبك إلى ما لا يُرِيبك

حضرت ابوحنیفہ رضؓ نے کہا کہ میں نے واثلہ بن الاسقع سے سنا وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ "جو چیز تم کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور اس کی طرف جاؤ جس میں شک نہیں تم کو"۔

عن ابی حنیفۃ قال سمعت عبد اللہ بن حارث یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعانۃ المسلم فریضۃ علی کل مسلم۔

حضرت ابوحنیفہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ آپ نے سنا حضرت عبداللہ بن حارث رضؓ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ

"مدد مسلمان کی ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے"

حدثنا ابوحنیفۃ رضؓ سمعت عبد اللہ ابن حارث یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ ہمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب

ابوحنیفہ رضؓ نے کہا کہ "میں نے سنا کہ حضرت عبداللہ ابن حارث رضؓ

تے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ
ان میں کو فقیہ ہو تو اللہ کے لئے کافی ہے کہ اس کو وہ رزق
ب نہیں۔

حنيفة عن جابر بن عبد الله قال جاء
لانصار الى النبي صلى الله عليه وسلم
سول ما رزقت ولدا قط فاين انت
ستغفار وكثرة الصدقة رزق الله
قال فكان الرجل يكثر الصدقة
ستغفار قال ولد له سبعة من

بو حنیفہ رح نے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ (ایک روز)
میں سے حضور ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو "اولاد"
دعا کیجئے کہ اولاد ہو تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے
استغفار کرو اور زیادہ سے زیادہ خیر خیرات اور صدقہ دو
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور توبہ و استغفار کثرت سے
خیرات اور صدقہ دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو (۹) لڑکے عطا کئے۔

ر تفقہ سے

نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا
وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ

"پس کیوں نہیں نکلی ہر قوم سے ایک جماعت تاکہ فقاہت حاصل کریں دین میں اور آگاہ کریں اور خوف دلائیں اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس رجوع ہوں"

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ (حدیث شریف ترمذی)

ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے

فقہ کی تعریف

علامہ زمخشریؒ نے ان الفاظ میں فقہ کی تعریف بیان کی ہے۔

الفقہ حقیقۃ الشق والفتح والفقہ العالم الذی یشق الاحکام وتفتیش عن حقائقہا وتفتح ما استغلق۔

یعنی فقہ کے معنی شق و فتح کے ہیں۔ اور فقیہ اس عالم کو کہتے ہیں جو احکام میں موشگافیاں کرکے حقائق معلوم کرے اور مشکل و پیچیدہ امور کو کھول دے۔ چونکہ کتاب و سنت میں تمام ضروریات کے لئے اصول موجود ہیں اس لئے فقیہ کی حیثیت موجد یا مصنف کی نہیں بلکہ مفسر و شارح کی حیثیت ہے۔" اور فقہ درحقیقت قرآن اور سنت کی شرح اور شریعتِ محمدیؐ کا ایک بے مثال قانون ہے اور اس کا آغاز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں شروع ہوگیا۔

قرآن مجید میں بہت سارے احکام اجمالاً بیان کئے گئے ہیں مگر سنت نے خیال فرماکر اس کی تفصیل بیان کردی۔ مثلاً قرآن مجید نے مال کی تفصیل

زکوٰۃ ۔۔ب ہے زکوٰۃِ مفروضہ کی تعداد معین نہیں کی حضورؐ
تیع فرمادی۔
مجید نے ماں اور بیٹی اور دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کو
حضورِ اکرم صلعم نے اس ہی پر قیاس فرماکر بیوی کی پھوپی،
نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمادیا۔ ایسی بے شمار مثالیں
اندازہ ہوتا ہے کہ اجتہاد اور قیاس حضورؐ ہی کی سنت۔ اور
اسی کا نام فقہ ہے جو کہ قرآن وسنت کا نچوڑ ہے ۔

اور اجتہاد

مرتبہ جماعت ہورہی تھی اور سب قعدے میں تھے حضرت
معاذ آئے اور قعدے ہی میں شریک ہو گئے بعد سلام باقی رکعتیں
کرلیں ۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
لکم معاذ فاصنعوا) یعنی معاذ رضؓ نے تمہارے
یقہ نکالا ہے ایسا کیا کرو (حدیث شریف مسند احمد حنبلؒ)

اجازت (اہمیت فقہ)

معاذ بن جبل رضؓ کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی
روانہ کرتے وقت ان سے فرمایا ۔
ذ! مقدمات کا فیصلہ کس طرح کرو گے۔؟
ن کیا) قرآن سے! پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضؓ

اگر کتاب اللہ میں تم کو نہ ملے تو؟ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِی
کِتَابِ اللّٰہِ؟

عرض کیا۔ اَقْضِی بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
یعنی میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کروں گا!
پھر حضورؐ نے فرمایا۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ؟
یعنی اگر تم کو سنت رسول اللہ میں بھی نہ ملے تو؟
عرض کیا حضرت معاذ رضؓ نے کہ اَجْتَھِدُ بِرَایِٔیْ (جامع الترمذی)
یعنی تب تو میں اپنے اجتہاد سے فیصلہ کروں گا!
اس جواب سے مطمئن ہو کر حضورؐ نے فرمایا:۔
"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِہٖ
بِمَا یَرْضٰی بِہٖ"
یعنی شکر الحمد للہ کہ جس نے اپنے رسولؐ کے قاصد کو اس کی توفیق
دی (یعنی اجتہاد کی) جس سے وہ راضی ہو۔
پس حدیث مذکور سے ثابت ہو گیا کہ حضور اکرم صلعم کی تعلیمات کا
ایک حصہ اجتہاد بھی ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد بھی ہے کہ
فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۱۴/۱۲
یعنی جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کو جاننے والوں سے پوچھ لو!
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
"اللہ عزوجل کی عبادت ایسی چیز کے ساتھ نہیں کی گئی

جو فقہ دین میں [illegible] علیٰ وافضل ہو بے شک ایک فقیہہ دین
تنِ تنہا شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے"

اور فرمایا کہ
(جس کا مفہوم یہ ہے) "ہر شئے کے لئے ایک ستون ہوتا ہے
اور دینِ اسلام کا ستون فقہ ہے"

اور آپؐ نے فرمایا کہ
"جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو
دین میں فقیہہ کر دیتا ہے اور بے شک میں قاسم (تقسیم کرنے
والا) ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے"
سچ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رض کا مقام کا اندازہ حسبِ مذکور دلائل
سے مل جاتا ہے کہ آپ نے کتنی مشقت اور محنت سے "الفقہ الاکبر"
کی تدوین فرمائی۔

اہمیتِ فقہ

"درِ منثور" میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتابِ مفصل نازل فرمائی
مگر حدیث کے لئے جگہ باقی رکھی حضورؐ نے حدیث بیان
فرمائی مگر رائے کے لئے جگہ باقی رکھی۔
یہاں رائے سے مراد علمِ فقہ ہے وہ رائے نہیں جس کی ممانعت کی گئی جیسے
حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اہلِ رائے سے بچو وہ اعدائے سنت ہیں"

حضرت ابو حنیفہ رضؓ نے فرمایا کہ

"دین میں کوئی بات رائے سے کہنا درست نہیں"

مطلب ایسی رائے جو کہ کتاب و سنت کے خلاف ہو مکروہ ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ جیسے بدعتِ حسنہ جائز ہے اور بدعت سیئہ جو کہ "ضلالہ" ہے ناجائز ہے۔

غرض حق سبحانہ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اجتہادِ فقہ کی وہ صلاحیت عطا کی تھی جو کسی اور کو آپ کے زمانے میں نہ تھی۔

این سعادت بزورِ بازو نیست ۔۔۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اصولِ فقہ و تدوینِ فقہ کا خیال سب سے پہلے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضؓ ہی کو ہوا جو کہ وقت کا اہم تقاضہ تھا۔

حضرت شیخ ابو معاویہ حریرؒ کا قول ہے۔

"ابو حنیفہؒ نے علم کے طریقہ کی بنیاد ڈالی ایسا کون شخص ہے جو ان کے مبلغِ علم تک پہونچا ہو اور کس کو وہ راہ ملی جو ان کو ملی"

تب ہی تو حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے سچ کہا ہے کہ

(اَلنَّاسُ فِی الفقہ عیالٌ علیٰ ابی حنیفہؓ)

یعنی دیگر آئمہ فقہ میں حضرت ابو حنیفہ رضؓ کی عیال ہیں)

فقہِ حنفی بہ نسبت تمام فقہوں کے نہایت آسان ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ

ے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں

قرآن)

اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ

اور آسان شریعت لے کر آیا ہوں"

فقہ حنفی

* — * — * — *

سب کے نزدیک مسلم ہے کہ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے

رقہ کی تعریف میں چند شرطیں اور قیدیں لگائی ہیں

ا نہیں جا سکتا۔

اعظم ابو حنیفہ رض کا مسئلہ اس بارے میں یہ ہے کہ

صاب میں متعدد چوروں کا ساجھا ہو تو کسی

ں کاٹا جائے گا"

م احمد حنبل رض کے ہاں جائز ہے۔

ن بچہ اگر چوری کرے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا

کے نزدیک جائز ہے (یعنی ہاتھ کاٹنا)

م اعظم رض

یقین کی حالت استقامت ہو طلاق حرام ہے

ں رح کے ہاں حرام نہیں!

اعظم رض

یاں مثل برص وغیرہ فسخ نکاح کا سبب نہیں ہو سکتیں

حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کے (ہاں) فسخ نکاح ہو سکتا ہے۔
طلاق رجعی کی حالت میں وطی (جماع کرنا) حرام نہیں یعنی
زوجیت کا تعلق ایسی معمولی بیزاری سے منقطع نہیں ہوتا (حضرت
امام اعظمؒ)

حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک حرام ہے گویا "بائنہ" ہو چکی
* ایک بار تین طلاق دینا حرام ہے اور اس کا مرتکب گنہگار ہے
امام شافعیؒ کے ہاں مضائقہ نہیں۔
* مہر کی تعداد کسی حالت میں دس درہم سے کم نہیں ہو سکتی۔ اس
سے یہ مقصد ہے کہ مرد کا فسخ طلاق پر آسانی سے جرأت نہ ہو کیونکہ
یہ تعداد غریب اور مفلس کے لئے جس کو اس رقم کا ادا کرنا ایسا ہی مشکل
ہے جیسے امیروں کو گیارہ یا اکیس ہزار
مگر امام شافعیؒ اور امام حنبلؒ کے ہاں ایک حبہ بھی مہر ہو سکتا ہے۔
امام صاحبؒ کے ہاں مقتدی (جو کہ امام کی اقتداء کر رہا ہو) قراءتِ
فاتحہ ضروری نہیں۔

استدلال یہ ہے:۔

(وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ)

یعنی جب قرآن پڑھا جائے غور سے سنو۔

قارئین مسائل کا اختلاف اپنی جگہ ہے یاد رہے کہ حضرت
امام اعظمؒ کی شان میں حضرت امام شافعیؒ نے کئی بار اپنی محبت کا اظہار

اپنے اشعار سے کہا ہے۔

لہذا ہم شافعیؒ، حنفیؒ، حنبلیؒ اور مالکیؒ سب اہل سنت والجماعت ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک دوسرے کی کبھی کاٹ میں نہ رہیں ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اسی میں ہماری اور آپ کی بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کی روشنی میں صراطِ مستقیم پہ چلائے۔ آمین

ہزاروں صلوٰۃ وسلام حضرت امام اعظمؓ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام حنبلؒ اور حضرت امام مالکؓ پہ کہ جن کی وجہ سے آج بھی فقہ زندہ ہے اور لوگ فلاح پا رہے ہیں اور اہل مقلدین کہلاتے ہیں الحمدللہ

فرقہ ناجیہ؟

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ستفترق اُمتی ثلٰث وسبعین مِلّۃ کُلّھُم فی النّار اِلّا واحدۃً" (حدیث شریف)

(یعنی) میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے ان میں سب جہنمی ہیں سوائے ایک کے (یعنی ۷۲ فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔

صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ اس ناجی (نجات پانے والے) فرقہ کی پہچان بھی ہمیں کرا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ما انا علیہ واصحابی" یعنی "ناجی"

جس پر میں اور میرے اصحاب عمل پیرا ہیں" (حدیث شریف ترمذی)

الحمد للہ کہ اہل سنت والجماعت (حنفیؒ، شافعیؒ، حنبلیؒ، مالکیؒ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور ان سب کی عظمت و توقیر کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور کسی نہ کسی امام کی اقتدا میں ہیں وہ اس لئے کہ یہ بھی حکم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ "کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقہ کے خلاف ہدایت کریں گے ان کی کچھ باتیں تم اچھی سمجھو گے اور کچھ بری۔

(تب حضرت حذیفہ بن یمانؓ راوی کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیر کے بعد کیا پھر شر ہوگا؟ فرمایا آپ نے کہ "ہاں" کچھ لوگ جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا اس کو وہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ان لوگوں کو بیان کیجئے (یعنی پہچان بتائیے) آپؐ نے فرمایا وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے۔

میں نے عرض کیا۔ اگر مجھے یہ زمانہ ملے تو آپؐ کیا حکم دیتے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ۔

"تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازماً پکڑ لینا"

الحمد للہ کہ ہم اہل سنت والجماعت ہیں ہم میں کوئی حضرت امام اعظمؒ

کہ ان ولوں پر گامزن ہے اور کوئی حضرت امام شافعیؓ
کہ ان کے اصولوں پر چل رہا ہے تو کوئی امام حنبلؒ کی اقتداء
ر کوئی حضرت امام مالکؓ کے مذہب پر گامزن ہے ہم اہل مقلدین
یہ آیت ہماری ہی شان میں ہے۔ یَوْمَ نَدْعُوا
ِپ بِاِمَامِهِمْ (پ ۱۵) یعنی اس دن یہ روز حشر
اس کے امام کے ساتھ اٹھائیں گے۔

کرم صلعم نے فرمایا
بِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ
فِي النَّارِ (ابن ماجہ)
) اتباع کرو (اس) بڑی جماعت کا اور جو الگ ہوا جماعت
ہ ڈالا جائے گا جہنم میں۔

والجماعت ہی ناجی فرقہ ہیں اس کا ثبوت فرقہ ناجیہ
طحطاوی نے دُرِّ مختار کی شرح فصل الذبائح میں یوں رقمطراز

فعليكم يا معشر المومنين اتباع الفرقة
بيته المسماة باهل السنة والجماعة
نصرة الله تعالى وحفيقه في موافقتهم
لانه وسخطه ومقته في مخالفتهم

وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة وهو الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجًا من هذه المذاهب الاربعة في ذالك الزمان فهو من اهل البدعة والنار۔

"یعنی" اے مومنو تم پر ناجی فرقہ بنام اہل سنت والجماعت کی اتباع لازم ہے جس میں حق تعالیٰ کی نصرت اور اس کی حفاظت اور توفیق شامل ہے اور یہ بات سچ ہے کہ چار مسلک حق پر ہیں یعنی حنفیؒ۔ مالکیؒ۔ شافعیؒ اور حنبلیؒ غرض یہ چار اہل سنت والجماعت ہیں اور جو ان چار مذاہب سے خارج ہے۔ پس وہی اصل میں بدعتی اور اہل دوزخ سے ہیں۔

ہے جسکو حق سے توفیق و ہدایت ہے اس کے حق میں اتنا ہی کفایت

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وبارك وسلم وعلى اله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

مناقب النعمان ائمہ کرام رضؓ

حضرت امام مالکؒ نے آپ کے متعلق فرمایا :-

میں نے ابو حنیفہ کے جیسا کسی کو نہیں دیکھا ۔

حضرت امام سفیان ثوری رضؓ نے فرمایا کہ :-

درحقیقت جو بات آپ کو سوجھتی ہے ۔ ہم کو نہیں سوجھتی ۔

حضرت شیخ مسعر بن کرام محدثؒ (جو کہ امام بخاری کے استاد ہیں)
کا قول ہے کہ ۔

جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان ابو حنیفہ رضؓ کو قرار دے تو مجھے
امید ہے کہ اس کو کوئی خوف نہیں ۔

حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رضؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو حنیفہ رضؓ

" وہ ایک آیت ہے "

حضرت امام ابو داؤد صاحبِ سنن نے کہا ۔

ابو حنیفہ کان اماما ابو حنیفہ امام ہیں ۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

النَّاس کُلُّھُم عیالُ ابی حنیفۃ فی الفقہ

(سارے لوگ فقہ میں ابو حنیفہ رضؓ کے عیال ہیں)

شیخ عبد العزیز رواد (ترمذی ، ابو داؤد اور نسائی کے راوی ہیں)
فرماتے ہیں ۔

جو لوگ ابو حنیفہ رضؓ سے محبت کرتے ہیں اہل سنت ہیں اور جو ان سے

عداوت رکھتے ہیں یہ غیر مقلد (یعنی وہابی) ہیں

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں پہلی فصل امام کے کثرتِ علم پر (آئمہ) اماموں کی گواہی دینے میں اور ان کے تمام اقوال و افعال و عقائد کے بیان میں جو قرآن و حدیث کے ساتھ مضبوط کئے ہوئے ہیں۔ (میزان کبریٰ)

شیخ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ
علماء تفسیر و حدیث میں ابو حنیفہؓ کے محتاج ہیں۔

حضرت امام احمد مکیؒ فرماتے ہیں ؎

رسولُ اللہ قالَ سراجُ دینی
حضورؐ نے فرمایا کہ میرے دین کا چراغ
دامتہ الهُداةِ ابو حنیفہؒ
اور میری امت کا ہادی ابو حنیفہؒ ہے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں ؎

فمنْ کانَ حنیفتہ فی علاہٗ
مثالِ ابو حنیفہؓ کون ہوگا
امامُ الخلیقۃ والخلیفۃ
ہیں وہ سارے خلیفوں کے خلیفہ

آپ کی منقبت کرنے والے صرف حنفی آئمہ ہی نہیں بلکہ دوسرے مسلک کے آئمہ بھی ہیں جیسے امام سیوطیؒ شافعیؒ، حافظ ابن حجر مکی شافعیؒ امام ذہبی شافعیؒ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ، امام نووی شافعیؒ

امام غزالیؒ شافعیؒ امام یوسف بن عبدالہادی حنبلیؒ

مناقب نعمانؓ اور اولیائے کرامؒ

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ بیان کئے وہ لکھتے ہیں کہ

حضرت یحیٰی بن معاذ الرازیؒ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلعم کو خواب میں دیکھا۔ حضور ؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ این اطلبک یعنی میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپ نے فرمایا عند علم ابی حنیفہؓ (حضرت ابوحنیفہؓ کے علم کے پاس) یعنی مسلک امام اعظمؓ کے پاس۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویریؒ حضرت امام کے متعلق خود اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"میں علی بن عثمان جلابی ملک شام میں پیغمبر صلعم کے موذن حضرت بلالؓ کے روضۂ مبارک پر سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو مکہ معظمہ کے اندر دیکھا پیغمبر صلعم باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لائے حضور صلعم نے ایک بوڑھے کو اس طرح آغوش میں لے رکھا تھا جس طرح لڑکوں کو شفقت سے آغوش میں لیتے ہیں میں دوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اور آپ کے پائے مبارک پر بوسہ دیا۔

میں حیران تھا کہ وہ بوڑھا آدمی کون ہے رسول اللہ صلعم نے اعجازاً

میری دلی کیفیت اور حال سے مطلع ہو کر فرمایا ... اور تیرے اہل ملک کا امام یعنی ابو حنیفہ ہے اس خواب سے مجھے اور میرے اہل شہر کو بڑی امید بندھی۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات کی جلد ثانی کے مکتوب "۵۵" میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مثال حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ اور متابعت سنت نبویؐ کی برکت سے اجتہاد و استنباط میں ایسا درجہ عالیہ حاصل کیا ہے کہ جس کے سمجھنے سے دوسرے لوگ عاجز ہیں۔ حدائق الحنیفہ کے صفحہ ۸۶ پر لکھا ہے کہ

"حضرت خواجہ محمد پادشاہؒ نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر حکم اور عمل کریں گے۔

حضرت سیدنا نظام الدین محبوب الٰہیؒ کرامات اولیاء میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ جب حضور اکرم صلعم کی زیارت کی غرض سے روضۂ اقدس پر حاضری دیئے اور حضورؐ پر سلام بھیجا تو اندر سے سلام کا جواب "علیک السلام ای امام المسلمین" آیا یعنی اے مسلمانوں کے امام تم پر ہمارا سلام دین حق کا ہے حنیف ان کا امام۔

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں

جب مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی تو میں حضرت ابوحنیفہؒ کی مزار پر آتا دو رکعت نماز پڑھتا کہ خدا سے آپ کی مزا کی برکت سے دعا مانگتا فوری میری حاجت پوری ہو جاتی ۔ اور آپ کی مزار پر جاتے اور نماز فجر ہوتی تو آپ نماز میں فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے ۔

متبع ہیں اولیاء اور اصفیاء دین حق کا ہے حنیف ان کے امام

امام عبداللہ ابن المبارکؒ

امام اعظم ذیشان کی مدحت ۔ عیاں ہے جس سے ان کی عز و حرمت

لقد زان البلاد ومن علیها

دیئے ہیں فقہ سے شہروں کو زینت

امام المسلمین ابوحنیفہ

امام المسلمین نعمان بحرمت

باحکام وآثار وفقه

ہیں ان کے حکم اور آثار و حنیفہ

کآیات الزبور علی الصحیفه

کہ آیات زبور جوں بر صحیفہ

فَمَا فِی المشرقین لَہٗ نظیر
نہ ہر دو شرق میں ہے اُن کا ثانی
وَلَا فی المغربین ولا بکوفہ
نہ مغرب اور کوفہ میں مماثی

فمن کابحنیفہ فی علاہ
مثال بوحنیفہ کون ہوگا
اِمام یلخلیفہ والخلیفہ
ہیں وہ سارے خلیفوں کے خلیفہ

رَأیتَ العائبین لہٗ سفاھا
ہیں ان کے "عیب" کو یکسر کمینے
خلاف الحق مع حجج ضعیفہ
خلاف حق دلائل ضعف رکھتے

فلعنۃ ربنا اعداد رمل
ہے اس پر لعنِ حق ریتی کے مقدار
علیٰ من رد قول ابی حنیفہ
کرے تخفیف نعمان کی جو پکار

حضرت مسعر بن کدام ——— حضرت امام بخاری کے استادوں کے استاد

ہیں مَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِیْفَۃَ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اللّٰہِ رَجُوتُ اَنْ لَا یَخَافُ

"وہ جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان میں ابوحنیفہؒ کو قرار دے تو مجھے امید ہے اس کو کچھ خوف نہیں" آپ کے چند عربی اشعار

حسبی من الخیرات ما اعدتہ
مجھے خیرات سے کافی ہے یہ اب
یوم القیامۃ فی رضی الرحمان
ہو راضی حشر میں مجھ سے میرا رب

دین النبی محمد خیر الورٰے
یہ دو دارین کی دولت دیا رب
ثم اعتقادی مذہب النعمان
نبیؐ کا دین اور نعمان کا مذہب

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

لولا النعمان لسقط السنتان
اگر حضرت ابوحنیفہؒ نہ ہوتے تو مجھ سے یہ دو سنت چھوٹ جاتے

اگر نعمان بن ثابت نہ آتے ——— میرے سے یہ دو سنت چھوٹ جاتے
امام ابوحنیفہ کی بدولت ——— ہوئے حاصل مجھے یہ ہر دو سنت

محدثینِ عالم کا سلسلہ حضرتِ امام ھی سے ہے

(نمبر ۱)

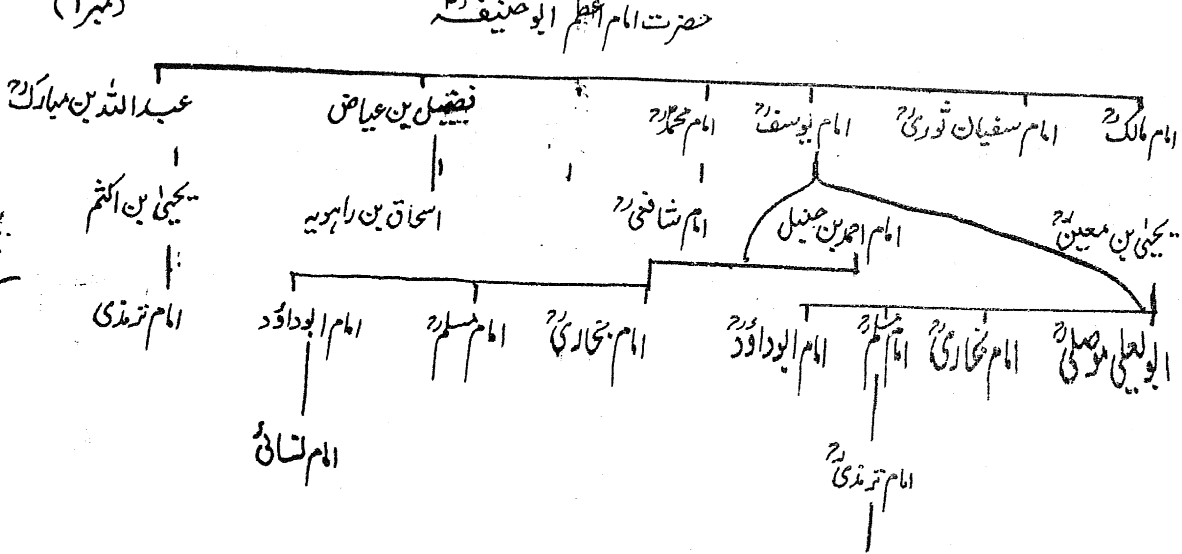

امام اعظم ابو حنیفہ

(نمبر ۳)

- مسعر بن کدام محدث رح
  - امام بخاری رح
    - ابن خزیمہ
      - حاکم رح
        - بیہقی رح
      - دارقطنی رح
- وکیع بن جراح
  - علی بن مدینی
    - امام بخاری رح
  - احمد منیع
    - امام بخاری رح
- امام لیث بن سعد
  - عبداللہ بن یوسف رح
    - امام بخاری
- مکی بن ابراہیم
  - امام بخاری
  - امام مسلم
  - ابو عوانہ
    - طبرانی
    - ابن عدی
- فضیل بن
  - ابن راہویہ رح
  - امام دارمی رح

۵۷